سوال

میں جزائر سے تعلق رکھتا ہوں اوراسلام کی طرف مائل ایک عیسائی عورت سے شادی کی، لیکن اللہ کی مرضی سے ہمارے مابین علیحدگی ہوگئی، سوال یہ ہے کہ کیا اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی عورت بھی عدت گزارے گی، اوراگر وہ عدت گزارنے سے انکار کردے توکیا میں اس پر عدت گزارنا ضروری قراردوں ؟ اوردوسری مشکل یہ ہے کہ میں اس کے گھر میں ہی رہ رہا ہوں، میرے پاس کوئی اور رہائش نہیں جہاں رہائش اختیار کرسکوں، اللہ تعالی آپ کو ہر قسم کی خیر وبھلائی کی توفیق سے نوازے، یہ بتائیں کہ دین اسلام میں اس کا حکم کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی بیوی بھی مسلمان عورت کی طرح طلاق اورخاوند فوت ہونے کی عدت گزارے گی

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" احناف شافعیہ اورحنابلہ اورمالکیہ اورابوعبد کے ہاں اہل کتاب کی عورت پر بھی طلاق اورخاوند فوت ہونے یا نکاح فسخ کرنے کی اسی طرح عدت ہے جس طرح ایک مسلمان عورت پر عدت ہوتی ہے، کیونکہ عدت کے متعلق جواحادیث اورآیات واردہیں وہ عام ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ خاوند مسلمان ہونا چاہیے، کیونکہ عدت تواللہ تعالی اورخاوند کے حق کے ساتھ واجب ہوتی ہے

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اے مومنو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر ہاتھ لگانے (دخول) سے قبل انہیں طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو الاحزاب (49).

تو یہ خاوند کا حق ہے، اورکتابی یا ذمی عورت کو بھی حقوق العباد کا خطاب ہے وہ بھی اس پر عمل کریگی، اس لیے اس پر عدت واجب ہوگی، اورخاوند اوربچے کے حق کی بنا پر اسے عدت گزارنے پر مجبور کیا جائیگا ؛ کیونکہ وہ عورت بھی حقوق العباد کی ادائیگی کریگی " انتہی

دوم :

عدت والی مطلقہ عورت کے ساتھ رہائش کا معاملہ طلاق کے اعتبار سے ہوگا، اگر طلاق رجعی ہو توپھر ایک ہی رہائش میں اکٹھا رہنے میں کوئی حرج نہیں ؛ کیونکہ رجعی طلاق والی عورت بیوی کے حکم میں ہوتی ہے

اوراگر طلاق بائن ہو تواس حالت میں وہ ایک دوسرے سے اجنبی ہیں، مرد کےلیے اسے دیکھنا اوراس سے خلوت کرنا حلال نہیں، بلاشک ایک ہی رہائش میں رہتے ہوئے ان شرعی ضوابط کی پابندی کرنا مشکل ہوگا، کہ خلوت نہ ہو اور پردہ بھی ایسے کیا جائے جس طرح ایک اجنبی اورغیر محرم عورت کرتی ہے، لیکن اگر گھر کھلا ہو اوراس کا ایک حصہ اپنےلیے مخصوص کرنا ممکن ہو کہ اس دروازہ اورباورچی خانہ اورلیٹرین وغیرہ بالکل علیحدہ ہو توپھر صحیح ہے

لیکن دونوں ایسے گھر میں رہیں جہاں داخل ہونے کا دروازہ بھی ایک ہو اور اس کے باقی لوازمات یعنی لیٹرین اور باروچی خانہ بھی مشترک ہو تو پھر صحیح نہیں، کیونکہ اس حالت میں مندرجہ بالا ممنوعہ امور سے اجتناب مشکل ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"تین طلاق یافتہ عورت باقی اجنبی عورتوں کی طرح اجنبی بن جاتی ہے، اس لیے مرد باقی اجنبی عورتوں کی طرح اس سے بھی خلوت نہیں کر سکتا، اور اسے باقی اجنبی عورتوں کی طرح اسے بھی دیکھنا جائز نہیں" انتہی

الفتاوی الکبری (349/3).

جسے تین طلاق ہو چکی ہوں وہ طلاق بائن والی عورت کہلاتی ہے، اسے بینونت کبری کہا جاتا ہے

لیکن جسے ایک یا دو طلاق ہوئی ہوں اور رجوع کیے بغیر اس کی عدت ختم ہو جائے تو یہ بینونت صغری کہلاتی ہے، اس کا خاوند اس سے نیا عقد نکاح کر سکتا ہے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

172350